

7231- کیا امام کا ایک ہونا شرط ہے، اور وہی خطیب بھی ہو؟

## سوال

میں تقدیر بیساکت برس سے امریکہ کی ریاست لاس ویگاس میں رہائش پذیر ہوں اور ہر جمہ ایک نیا امام ہی پڑھاتا ہے، میر اسوال یہ ہے کہ:

جس محلہ میں چھ ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ افراد رہتے ہوں کیا وہاں ہر جمہ امام بدل بدل کر آنا مناسب ہے یا کہ مسجد کی انتظامیہ پر واجب ہے کہ وہ مستقل طور پر ایک امام مقرر کریں، اور خاص کر جب مسجد مستقل امام مقرر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو؟

جب ایک امام مستقل ہو گا تو پھر آدمی کو کسی مسئلہ میں استفسار کے لیے کہیں دور نہیں جانا پڑے گا، آپ دین اسلام کی جو خدمت کر رہے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر عطا فرمائے۔

## پسندیدہ جواب

1- اگر مسجد والوں کے لیے کسی ایک امام کو رکھنا ممکن ہو، اور وہ ان ضخیم اور بڑی مساجد میں سے نہیں جس کے لیے ایک سے زیادہ امام رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، یا پھر کوئی شخص امامت کے لیے فارغ ہوا اور آپ کے پاس مالی استطاعت بھی جو اس امام کی ضروریات پوری کر سکے تاکہ وہ امامت کے فرائض سرانجام دے سکے تو مسجد کے لیے ایک امام اور خطیب مقرر کرنے میں بہت سے فوائد ہیں :

امستقل خلیب لوگوں کی مشکلات اور مسائل کو زیادہ بہتر طریقے سے جان سکتا ہے، تو اس طرح وہ انہیں حل بھی کر سکے گا، اور پھر وہ محلے والوں کے لیے ایک قائد اور مرجع کی حیثیت اختیار کر سکتا ہے، اور جب لوگوں کا علم ہو کا کہ اگلے جمہی خلیب آتے گا تو وہ اپنی مشکلات اس کے سامنے رکھ سکیں گے، کیونکہ یہ ان کے لیے تحریف کا باعث ہے۔

ب فوائد میں یہ بھی شامل ہے کہ: لوگ خطیب سے وہ مفید اشیاء اور مسائل بھی سن سکیں گے جو سلسلہ وار خطبوں کی شکل میں ہوں، مثلاً سورۃ الاطاہ کی تفسیر، یا پھر قیامت کی نشانیاں، یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات، اور جنگیں، یا پھر نماز کی ادائیگی کا طریقہ، کیونکہ موضوع کا یہ سلسلہ غالباً ایک خطیب بھی چلا سکتا ہے، کہی ایک خطیب نہیں۔

ت فوائد میں یہ بھی شامل ہے کہ: ہر ہفتہ لوگ ایک نیا مضمون سن سکتے ہیں، کیونکہ ایک مستقل خطیب بار بار اسی موضوع پر خطبہ نہیں دیتا، تاکہ لوگ اس موضوع سے اکتباٹ نہ محسوس کریں، بلکہ وہ ہر جمہ کوئی نیا موضوع اختیار کرتا ہے، لیکن مختلف خطیبوں سے ایسا نہیں ہوتا ہو سختا لوگوں کو کئی ایک مشاہدہ اور تکرار کے ساتھ مختنامیں سنبھالیں، جوان کے وقت کے ضیاع کا سبب بنتا ہے، جس سے زیادہ استفادہ ممکن تھا۔

ش اور خطیب ہی امام بھی ہوتا یہ بہتر اور افضل ہے، کیونکہ اس کے پاس نمازیوں کے معاملات اور مشکلات اکٹھے ہو سکتے جنہیں اس کے لیے حل کرنا آسان ہو گا، اور ہو سکتا ہے دوران ہفتہ محلہ والوں کو کوئی حادثہ پیش آجائے جس کے متعلق اسے بات کرنا پڑے پاپھر خطبہ جمعہ ہی اس موضوع کے متعلق پڑھانا ہو۔

ج ان فوائد میں یہ بھی ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے طریقہ کی موافقت ہوتی ہے، کیونکہ مستقل خطیب اور امام وہی تھے۔

2- ایک چیز کی طرف تبیہ ضروری ہے جس کا اہتمام بھی بہت زیادہ کرنا چاہیے کہ امام کا عقیدہ کتاب و سنت کے مطابق ہونا چاہیے، یعنی اہل حدیث اور سلفی ہو جنہیں اہل سنت و اجماعت کا لقب دیا جاتا ہے، وہی امام تھیں دینی فائدہ دے سکتا ہے، اس کے علاوہ باقی بد عقی لوگ آپ کے لیے نقصان دہ ہیں، اور آپ کو گراہ کر دیں گے۔

3- صحیح العقیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ صاحب علم بھی ہوتا کہ آپ اس سے کچھ حاصل کر سکیں، اور نفع مند دروس کا حصول ہو۔

4- اس میں کوئی مانع نہیں کہ آپ لوگ صاحب علم لوگوں کی ایک کمیٹی بنائیں جو امام کو اختیار کرے، کیونکہ جب لوگوں کا میریان مہربانی اور عاطفت ہو تو پھر وہ نفع اور نقصان دہ چیز میں انتیاز نہیں کر سکتے۔

5- یہ اور اس کے ساتھ یہ لازم نہیں کہ ایک شخص امامت اور خطابت دونوں میں ماہر اور موافق رکھتا ہو، بہت سے مشور و معروف قاری ہیں لیکن وہ شرعی احکام سے جاہل ہیں انہیں ان کا علم نہیں ہوتا، اور بہت سے خطیب ہیں، ان کی خطابت تو بہت اچھی ہے، لیکن انہیں سجدہ سو کے احکام کا جیسا اچھی طرح علم نہیں، اور بہت سے طالب علم ہیں جو خطابت اور لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر بول نہیں سکتے۔

لہذا اگر ضرورت ہو کہ امام ایک شخص ہو، اور خطابت کے لیے کوئی دوسرا شخص رکھا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح اگر مسلمان یکمونٹی کے حالات اس کی اجازت نہ دیتے ہوں کہ تعلیم اور کام کا ج کی بنائیں ایک شخص جی امامت اور خطابت کے فرائض سر انجام نہ دے سکے تو اس میں کوئی مانع اور حرج نہیں کہ کچھ لوگ مل کر امامت اور خطابت کے منصب کو سنبھالیں، اور ایک شیڈول بنائیں کہ اس کے مطابق ذمہ داریاں تقسیم کر لیں، تاکہ مسجد کے امور میں جو خلل پیدا ہو اسے پورا کیا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو خیر و بھلائی کے کام کرنے کی توفیق سے نوازے، اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ اعلم۔